بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

ختم قرآن کے بعد سورۃ البقرہ کی پانچویں آیت تک تلاوت کرنے کا حکم

ختم قرآن کے بعد سورۃ البقرہ کی پانچویں آیت (وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْن) تک دوبارہ سے تلاوت کرنے کی مشروعیت (اس بحث کو عربی میں الحَالُّ المُرْتَحِلُ کہا جاتا ہے) کے متعلق علماء کرام میں اختلاف ہے۔ علماء کرام کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ مندرجہ ذیل دلائل کی روشنی میں یہ عمل مشروع ہونے کے ساتھ ساتھ مستحب بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب قل اعوذ برب الناس تک پڑھتے تو الحمد سے دوبارہ شروع فرما کر سورۃ البقرہ کی ابتداء سے وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْن تک پڑھتے، پھر دعا فرماتے۔ یہ حدیث امام دارمی (۱۸۱ھ۔۲۲۵ھ) نے سنن الدارمی میں اور امام سیوطیؒ نے الاتقان ۲۹۵/۱ میں ودیگر محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی قرآن ختم کر کے شروع کرنے والا بن جائے۔ (سنن ترمذی۔ کتاب القراءۃ)

علامہ ابن الجزریؒ (۷۵۱ھ۔۸۳۳ھ) نے اپنی کتاب (النشر ۴۴۹/۲) میں تحریر کیا ہے کہ اسلاف مستحب سمجھتے تھے کہ ختم قرآن کے بعد قرآن کی ابتدائی آیات پڑھی جائیں۔ نیز قراء حضرات بھی اس کا اہتمام کرتے چلے آئے ہیں۔

مسلم کی سب سے مشہور شرح لکھنے والے علامہ نوویؒ (۶۳۱ھ۔۶۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ قرآن کے اختتام پر مستحب ہے کہ قرآن کی ابتدائی آیات پڑھی جائیں۔ اس عمل کو اسلاف اور اخلاف دونوں نے مستحب قرار دیا ہے، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دلیل کو طور پر پیش کیا ہے۔ (التبیان فی آداب حملۃ القرآن ۱۱۰)

مفسر قرآن امام سیوطیؒ نے تحریر کیا ہے: سنن ترمذی ودیگر کتب حدیث میں وارد حدیث کی بنا پر ختم قرآن کے موقعہ پر مستحب ہے کہ قرآن کی ابتدائی آیات بھی تلاوت کی جائیں۔ (الاتقان ۲۹۵/۱)

علماء کی دوسری جماعت نے کہا ہے کہ اس موضوع سے متعلق احادیث کی سند میں ضعف کی وجہ سے ختم قرآن کے بعد (وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْن) تک پڑھنا مستحب نہیں ہے۔ لیکن علماء کی پہلی جماعت کہتی ہے کہ متعدد احادیث کا بالکلیہ انکار کرنا مناسب نہیں ہے۔ لہٰذا یہ کہنا بہتر ہے کہ جو چاہے اس پر عمل کرے اور جو چاہے اس پر عمل نہ کرے، البتہ اس پر عمل کرنا نہ کرنے سے بہتر اور افضل ہے۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی، ریاض (www.najeebqasmi.com)